دعوت رجوع الی القرآن میں 'مرکزی انجمن خدام القرآن' کا کردار و خدمات

مورخہ ۱۴ دسمبر ۲۰۱۴ء کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا بیالیسواں سالانہ اجلاسِ عام قرآن کالج میں واقع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں حسب معمول ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عارف رشید نے مرکزی انجمن کی قرآنی خدمات کا جائزہ اور ادارہ کے مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ صدرِ انجمن جناب ڈاکٹر ابصار احمد نے اپنے خطاب میں مسلم اُمّہ کو درپیش چیلنجز پر روشنی ڈالی اور اس حوالے سے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد رحمہُ اللہ کی برپا کردہ رجوع الی القرآن کی دعوت کے نمایاں خدوخال بیان کیے۔ امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید نے اپنی گفتگو میں مرکزی انجمن و ذیلی انجمن ہائے خدام القرآن کے اہداف و مقاصد کو تنظیم اسلامی کے کام کے حوالے سے واضح فرمایا اور مرکزی انجمن کے کام کو بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہُ اللہ کے افکار و نظریات کی روشنی میں زیادہ مؤثر انداز میں آگے بڑھانے پر زور دیا۔

رجوع الی القرآن کی یہ دعوت اپنی وسعت، ہمہ گیریت اور اثرات کے حوالے سے اب بحمداللہ ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں قرآن اکیڈمیز قائم ہیں اور رجوع الی القرآن کی پکار کو عوام و خواص تک پہنچانے میں اپنا اپنا حصہ ڈال کر ڈاکٹر اسرار احمد رحمہُ اللہ کے مشن کو آگے بڑھانے کا کام جاری ہے...... فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ!

رجوع الی القرآن کی اس عاجزانہ خدمت کی صدائے بازگشت اب مقتدرہ علمی حلقوں میں بھی سنائی دی جارہی ہے۔ چنانچہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں منعقدہ تین روزہ (۱۱ تا ۱۳ نومبر ۲۰۱۴) کانفرنس بعنوان ''پاکستان میں مطالعۂ قرآن کی صورتحال'' میں ڈاکٹر اسرار احمد رحمہُ اللہ کی اس خدمتِ قرآنی کا حوالہ باندازِ تحسین اور مکرر آتا رہا۔ حکمتِ قرآن کے ادارۂ تحریر سے وابستہ ڈاکٹر حافظ محمد زبیر نے اس قرآنی تحریک کو اپنے مقالے کا موضوع بنایا اور مرکزی انجمن خدام القرآن کی خدمات کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ پیش کیا۔ یہ مقالہ سطورِ ذیل میں افادۂ عام کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

برصغیر پاک و ہند میں دعوت رجوع الی القرآن کا تاریخی پس منظر

ڈاکٹر اسرار احمدؒ برصغیر پاک و ہند میں دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک کا آغاز شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کی مساعی جمیلہ کو قرار دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''اس عمل کا آغاز جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے' اٹھارہویں صدی میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے قرآن مجید کے

فارسی ترجمے اور 'الفوز الکبیر فی اصول التفسیر' کی تالیف سے کیا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں اُن کے دو صاحبزادوں' شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبد القادرؒ کے علی الترتیب لفظی و بامحاورہ اُردو ترجمے شائع ہوئے (شاہ رفیع الدینؒ کا ۱۸۰۵ء میں اور شاہ عبد القادرؒ کا ۱۸۱۰ء میں)۔'' (اسرار احمد' ڈاکٹر' دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' مارچ ۱۹۹۰ء' ص ۱۱۴)

پس رجوع الی القرآن کی تحریک کا آغاز اٹھارہویں صدی عیسوی میں ہوا' لیکن اگلی صدی یعنی انیسویں صدی عیسوی میں رجوع الی القرآن کی یہ دعوت سیاسی شکست و ریخت اور عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظروں کے سبب سے دب گئی' یہاں تک کہ بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں پوری شدت کے ساتھ دوبارہ بیدار ہوئی اور اس میں اہلِ حق کے ساتھ کچھ گمراہ فرقوں نے بھی حصہ لیا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بیسویں صدی عیسوی کے رُبع اوّل کے نمایاں کام کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

''(۱) سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم نے ۱۸۷۵ء میں اپنے ہفت روزہ اخبار 'تہذیب الاخلاق' میں تفسیر قرآن کا سلسلہ شروع کیا جو گیارہ سال میں پندرہ پاروں تک پہنچ کر رک گیا۔ (۲) ۱۹۰۳ء میں ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۳) ۱۹۰۶ء میں مرزا حیرت دہلوی کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۴) ۱۹۱۰ء میں مولوی فتح محمد جالندھری کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۵) ۱۹۰۵ء میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تفسیر شائع ہوئی۔ (۶) ۱۹۱۱ء میں مرزا ابوالفضل ایرانی (شیعہ) نے انگریزی میں ترجمہ شائع کیا۔ اس کو دیکھ کر نواب عماد الملک بلگرامی نے اس سے بہتر ترجمہ شروع کیا' لیکن سولہ پاروں تک ہی پہنچ پائے تھے کہ فوت ہو گئے' لہٰذا یہ نامکمل رہ گیا اور شائع نہ ہو سکا۔ (۷) ۱۹۰۶ء میں مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تفسیر بیان القرآن لکھنی شروع کی جو ۱۹۱۵ء میں مکمل ہوئی۔ (۸) ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ دیو بندی کا ترجمہ مع مختصر حواشی شائع ہوا (حواشی سورۃ النساء تک حضرت شیخ الہندؒ کے ہیں اور باقی مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے)۔ (۹) ۱۹۱۷ء میں محمد علی لاہوری [احمدی] کا انگریزی ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی شائع ہوا۔ (اسے اس قدر شہرت حاصل ہوئی کہ ۱۹۲۰ء تک کل تین برس میں اس کے تیس ہزار نسخے فروخت ہو گئے!) (۱۰) ۱۹۲۲ء میں محمد علی لاہوری ہی کی اُردو تفسیر شائع ہوئی' اس کا نام بھی 'بیان القرآن' ہی ہے۔'' (ایضاً: ص ۱۱۵)

برصغیر پاک و ہند میں دعوت رجوع الی القرآن کے پانچ دھارے

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا کہنا یہ ہے کہ بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں رجوع الی القرآن کی جو عظیم تحریک برپا ہوئی' یہ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جنہیں ہم متجددین (Modernist) کا نام دے سکتے ہیں اور دوسری طرف روایت کی حفاظت کرنے والے (Traditionalist) اہل علم تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمد' فکر قرآنی کے پانچ سوتوں کا تعارف کرواتے ہوئے ان میں سے ایک دھارے کو گمراہ کن افکار کا منبع اور سرچشمہ سمجھتے ہیں:

''چنانچہ متذکرہ بالا تراجم و تفاسیر کو بنیادی طور دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک متجدانہ رنگ کی حامل تفاسیر جن کے ضمن میں سر سید احمد خان مرحوم کی تفسیر کو اصل الاصول کی حیثیت حاصل ہے...... چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر یا بالفاظِ دیگر 'فکر قرآنی' کے میدان میں خواہ مولوی عبد اللہ

چکڑالوی کی چکڑالویت ہو خواہ محمد علی لاہوری کی لاہوریت' اور خواہ علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کی مشرقیت ہو خواہ چودھری غلام احمد پرویز کی پرویزیت' یہ سب فکرِ سرسید ہی کی شاخیں ہیں...... اور ہم انہیں ضلالت و گمراہی کے مختلف رنگ (shades) سمجھتے ہیں۔'' (ایضاً: ص ۱۱۶۔۱۱۷)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ متجددین کی اس قرآنی فکر کو thesis کا نام دیتے ہیں جس کے ردِّعمل میں فطری طور پر ایک anti-thesis وجود میں آیا جو دراصل روایتی علماء کا قرآنی فکر تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

''اور دوسری روایتی انداز کی راسخ العقیدہ تفاسیر جن میں حضرت شیخ الہندؒ کا ترجمہ اور مولانا تھانویؒ کی تفسیر بنیادی اور اساسی اہمیت کی حامل ہیں...... مولانا تھانویؒ کی 'بیان القرآن' پر مبنی تین مزید تفسیریں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ ایک مولانا عبدالماجد دریابادی کی تفسیر جس میں تقابل ادیان اور خصوصاً بائبل ہسٹری کے ضمن میں بہت مفید مباحث ہیں' دوسری مولانا محمد ادریسؒ کاندھلوی کی تفسیر جس میں کلامی مسائل پر زیادہ توجہ کی گئی ہے اور تیسری مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیر جس میں فقہی مسائل سے زیادہ اعتناء کیا گیا ہے۔'' (ایضاً: ص ۱۱۶۔۱۱۷)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ متجددین اور روایت پسند علماء کے قرآنی فکر کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ان دونوں کے ملاپ سے قرآنی فکر کے تین اور مکاتبِ فکر وجود میں آئے جنہیں ہم synthesis کہہ سکتے ہیں۔ پہلے دھارے کا منبع علامہ اقبالؒ تھے اور اس میں فکری رنگ غالب تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

''ملت اسلامیہ ہند کے محیط میں 'فکرِ قرآنی' کے تین سوتے اور پھوٹے جنہیں مجموعی طور پر (synthesis) سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جس کا منبع اور سرچشمہ بنے علامہ اقبال مرحوم جو معروف و متداول معنوں میں تو نہ مترجم قرآن تھے نہ مفسرِ قرآن' بلکہ اُن کی تعلیم بھی نہ کسی دار العلوم میں ہوئی تھی' نہ جامعہ اسلامیہ میں۔ اس کے برعکس وہ سکولوں اور کالجوں کے تعلیم یافتہ اور یورپی یونیورسٹیوں کے فیض یافتہ تھے۔ بایں ہمہ قرآن حکیم کی ترجمانی کے اعتبار سے اُن کا مقام یقیناً 'رومی ثانی' کا ہے۔'' (ایضاً: ص ۱۱۸)

جبکہ دوسرے قرآنی دھارے کا سرچشمہ مولانا ابوالکلام آزادؒ تھے جن کی قرآنی فکر پر دعوتی رنگ غالب تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''برصغیر میں قرآنی فکر کا دوسرا دھارا مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی شخصیت سے پھوٹا جس پر فکر سے زیادہ دعوت کا رنگ غالب تھا۔ مولانا مرحوم مفسرِ قرآن کی حیثیت سے تو بہت بعد میں متعارف ہوئے اس لیے کہ 'ترجمان القرآن' کی جلد اول ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ شائع ہوئی' تاہم ان کے قرآن حکیم کی ترجمانی اور قیامِ حکومت الٰہیہ کے لیے دعوتِ جہاد کا ڈنکا برصغیر کے طول و عرض میں ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۶ء 'الہلال' اور 'البلاغ' کے ذریعے بج چکا تھا۔ اور اس ضمن میں وہ حضرت شیخ الہندؒ ایسی عظیم شخصیت تک سے خراجِ تحسین وصول کر چکے تھے۔'' (ایضاً: ص ۱۱۹)

تیسرے دھارے کے بانی مولانا حمید الدین فراہیؒ تھے کہ جن کے فکرِ قرآنی پر حکمت اور نظمِ قرآنی کی گہری چھاپ تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''وہ عظیم شخصیت جس سے برصغیر میں دیوبند اور علی گڑھ کے مابین قرآنی فکر کا تیسرا سوتا پھوٹا' مولانا

حمید الدین فراہیؒ کی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ قدیم و جدید کا حسین ترین امتزاج ان ہی کی ذات میں ہوا۔ انہوں نے بیس سال ہی کی عمر میں اُس دور کے چوٹی کے علماء سے فارسی‘ عربی اور دینی علوم کی تحصیل مکمل کر لی تھی۔ اس کے بعد وہ علی گڑھ کے ماحول میں رہے اور وہاں انہوں نے انگریزی زبان اور فکر جدید کا مطالعہ براہ راست کیا۔ اور پھر ان کی نگاہیں قرآن حکیم پر مرتکز ہوگئیں اور انہوں نے باقی پوری زندگی ’حکمت قرآنی‘ کی گہرائیوں میں غوطے لگانے میں بسر کر دی۔‘‘ (ایضاً: ص ۱۲۱)

مرکزی انجمن خدام القرآن کی تاسیس

مرکزی انجمن خدام القرآن کے بانی ڈاکٹر اسرار احمدؒ انجمن کا تاسیسی پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا آغاز ان کے حلقہ ہائے مطالعہ قرآن سے ہوا جو ۱۹۶۸ء میں قائم کیا گیا تھا:

’’۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۷ء دس سال مولانا مودودی کے ساتھ اور ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۸ء دس سال مولانا اصلاحی کے ساتھ راقم کلیتہً و کاملۃً وابستہ رہا۔ لیکن ۱۹۶۸ء میں (لگ بھگ چھتیس برس کی عمر میں) اس نے آزادی کے ساتھ اپنی ڈگر پر چلنے کا فیصلہ کر لیا...... اس نے ایک طرف حلقہ ہائے مطالعہ قرآن پر اپنی تمام تر مساعی صرف کر دیں......‘‘ (ایضاً: ص ۱۴۳)

تقریباً تین سال کے مختصر عرصے میں یہ حلقہ ہائے قرآن کافی وسعت اختیار کر گئے اور اس کے لیے فطری طور ایک ادارے کے قیام کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

’’۷۰۔۱۹۷۱ء کے دوران... ادھر راقم کے حلقہ ہائے قرآن وسعت اختیار کر گئے اور اس کے اعوان و انصار کا ایک خاصا بڑا حلقہ وجود میں آ گیا اور بالکل فطری طور پر کسی باقاعدہ ادارے کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی... یہی ضرورت تھی جس کے تحت ’مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور‘ کے قیام کا فیصلہ ہوا۔‘‘ (ایضاً: ص ۱۴۴)

اور بالآخر مارچ ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

’’اواخر ۶۷ء سے مارچ ۷۲ء تک گویا مسلسل ساڑھے چار برس راقم کی جملہ توانائیاں اور تمام اوقات دعوت رجوع الی القرآن اور تحریک تعلیم و تعلّم قرآن کی داغ بیل ڈالنے میں صرف ہوئے جس کے نتیجے میں مارچ ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور وجود میں آئی۔‘‘ (ایضاً: ص ۱۵۸)

انجمن کے اراکین

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی بنیاد مارچ ۱۹۷۲ء میں رکھی گئی۔ اس کے مؤسس اراکین کی تعداد بیس تھی‘ جبکہ بعد ازاں اراکین انجمن کو چار حصوں مؤسسین‘ محسنین‘ مستقل ارکان اور عام ارکان میں تقسیم کر دیا گیا۔ سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء کی شائع شدہ رپورٹ کے مطابق انجمن کے حلقہ محسنین کی تعداد ۴۹۶ جبکہ مستقل ارکان ۲۲۳ اور عام ارکان ۳۱۳ ہیں۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء‘ مرتب محمود عالم میاں‘ مرکزی انجمن خدام القرآن‘ لاہور‘ دسمبر ۲۰۱۳ء‘ ص ۵)

انجمن کے مؤسس اراکین میں اقتدار احمد‘ بیگم اللہ بخش سیال‘ ڈاکٹر ایس آئی سرور‘ جناب خادم حسین‘ ظہیر احمد خان‘ ڈاکٹر ظہیر احمد‘ ڈاکٹر عبد اللطیف خان‘ بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف خان‘ ڈاکٹر عبد المجید‘ جناب فیض رسول‘

قمر سعید قریشی، میاں محمد رشید، جناب محمد عقیل، شیخ محمد یٰسین، ڈاکٹر محمد یقین، مقصود احمد اختر، میاں منظور الحق، نصیر احمد ورک، ڈاکٹر نور الٰہی اور وقار احمد قریشی شامل ہیں۔ (دس سالہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن مارچ ۱۹۷۲ تا دسمبر ۱۹۸۲ء، مرتب قاضی عبدالقادر، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ص ۸۔۹)

انجمن کے قیام کا مقصد

مرکزی انجمن خدام القرآن کے قیام کا مقصد انجمن کی جملہ مطبوعات کے آخری صفحہ پر ان الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے:

''مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام کا مقصد منبعِ ایمان اور سرچشمۂ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے تاکہ اُمتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدیدِ ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہ''

انجمن کی قرار دادِ تاسیس کے وقت اس کے مؤسس اور محسن اراکین کی طرف سے اس کے قیام کے جو اغراض و مقاصد بیان کیے گئے، وہ درج ذیل ہیں:

''چونکہ ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور غلبہ دینِ حق کے دورِ ثانی کا خواب امتِ مسلمہ میں تجدیدِ ایمان کی عمومی تحریک کے بغیر شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا اور اس کے لیے لازم ہے کہ اوّلاً منبع ایمان و یقین یعنی قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے... ہم چند خادمانِ کتابِ مبین 'مرکزی انجمن خدام القرآن' کے قیام کا فیصلہ کرتے ہیں جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی رہنمائی میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے کوشاں رہے گی: ۱۔ عربی زبان کی تعلیم و ترویج ۲۔ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق ۳۔ علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت ۴۔ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلیم و تعلّمِ قرآن کو مقصدِ زندگی بنالیں ۵۔ اور ایک ایسی 'قرآن اکیڈمی' کا قیام جو قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔'' (دستور مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور رجسٹرڈ، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۱۷۔۱۸)

انجمن کی تنظیم، دستور اور نظام العمل

انجمن کی ہیئت ایک صدر اور ایک مجلس منتظمہ پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ تاحیات انجمن کے صدر رہے اور ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر ابصار احمد، سابق چیئرمین شعبہ فلسفہ، پنجاب یونیورسٹی، انجمن کے صدر ہیں۔ شروع میں قواعد و ضوابط کی رو سے ایک مجلس منتظمہ قائم کی گئی کہ جس میں اراکین کے چاروں حلقوں سے مناسب نمائندگی لی گئی۔ ۱۹۸۰ء تک مجلس منتظمہ بارہ ارکان پر مشتمل تھی جبکہ بعد ازاں ان کی تعداد چودہ کر دی گئی۔ (دس سالہ سالانہ رپورٹ: ص ۱۴۔۱۵)

۱۹۹۴ء میں مجلس منتظمہ کی جگہ ایک مجلس شوریٰ اور ایک مجلس عاملہ بنائی گئی۔ مجلس شوریٰ انجمن کا پالیسی ساز اور نگران ادارہ ہے جو انجمن کے بنیادی فیصلے کرتا ہے۔ اس کے اراکین کی تعداد ۲۵ ہے جو منتخب ہوتے ہیں۔ مجلس

عاملہ انجمن کا تنفیذی ادارہ ہے اور مجلس شوریٰ کو جواب دِہ ہے۔ مجلس عاملہ اعزازی ناظمین پر مشتمل ہوتی ہے۔ ۱۹۹۵ء میں ان ناظمین کی تعداد ۱۲ تھی اور ان میں سے تین ناظمین یعنی ناظم اعلیٰ، ناظم بیت المال اور داخلی محاسب کا شوریٰ کے اراکین میں سے ہونا لازم ہے۔ ان تین کے علاوہ نو (۹) ناظمین میں معتمد، ناظم نشر و اشاعت، ناظم بیرون ملک، ناظم قرآن کالج، ناظم شعبہ سمع وبصر، ناظم بزم ہائے خدام القرآن، ناظم شعبہ خط و کتابت کورس، ناظم تعمیرات و مرمت اور ناظم شعبہ انگریزی شامل ہیں۔ (دستور مرکزی انجمن خدام القرآن، ص ۳۸۔۴۳)

سابقہ دستور پر نظر ثانی کرتے ہوئے ۱۹۹۵ء میں انجمن کے لیے ایک جامع دستور بھی تشکیل دیا گیا ہے اور اس وقت سے جملہ معاملات اس کے مطابق چلائے جا رہے ہیں۔

ذیلی انجمنوں کا قیام

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے منہج پر ملک بھر میں کئی ایک ذیلی انجمنیں بھی قائم کی گئی جو بفضل اللہ تعالیٰ اپنے حلقوں میں قرآن مجید کی تعلیم و تعلّم میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔

۱۹۸۶ء میں انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کا قیام عمل میں آیا۔ اس انجمن کے تحت قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور قرآن اکیڈمی یاسین آباد کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مرکز کورنگی، قرآن مرکز گلستان جوہر اور قرآن مرکز لانڈھی بھی متحرک ہیں۔ ۱۰ ماہ پر محیط قرآن فہمی کورسز، شام کے اوقات میں قرآنی عربی گرامر کلاسز کا انعقاد، رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرامات، مدرسینِ قرآن کے لیے تربیتی کورسز کا انعقاد، بچوں کے لیے ناظرہ اور تجوید کی کلاسز، ہفتہ وار اور ماہنامہ بنیادوں پر دروس قرآن کے حلقہ جات وغیرہ اس انجمن کی نمایاں سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ اس انجمن کی سرگرمیوں کی تفصیل ویب سائیٹ http://www.quranacademy.com/ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

انجمن خدام القرآن بلوچستان کا قیام کوئٹہ میں ماہ نومبر ۱۹۸۹ء میں عمل میں آیا۔ (سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور برائے سال ۱۹۹۳ء، مرتب سراج الحق سید، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، ص ۳۱) انجمن خدام القرآن پنجاب ملتان کا قیام بھی ۱۹۸۹ء میں ہی عمل میں آیا۔ (ایضاً: ص ۳۳) انجمن خدام القرآن فیصل آباد کی تشکیل ۲۶ مئی ۱۹۹۰ء کو عمل میں آئی۔ (ایضاً: ص ۳۶) انجمن خدام القرآن سرحد پشاور کی بنیاد فروری ۱۹۹۳ء میں رکھی گئی۔ (ایضاً: ص ۳۸) انجمن خدام القرآن جھنگ کی بنیاد ۱۹۹۸ء میں رکھی گئی۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء، مرتب محمود عالم میاں، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، ص ۴۹)

انجمن خدام القرآن جھنگ میں ہفتہ وار ترجمہ قرآن کلاسز، تربیتی نشست برائے خواتین، ہفتہ وار اور ماہانہ دروسِ قرآن مجید، ۲۵ روزہ کورسز 'پھر سوئے حرم لے چل' وغیرہ اہم سرگرمیاں ہیں۔ (ایضاً: ص ۴۹۔۵۰) علاوہ ازیں جنوری ۲۰۰۷ء سے ایک ماہنامہ مجلّہ 'حکمت بالغہ' کا بھی اجراء کیا گیا۔ (ایضاً: ص ۵۱) انجمن خدام القرآن پنجاب ملتان کے تحت دورہ ترجمہ قرآن، ترجمہ و تفسیر قرآن کلاس، خواتین کی درس قرآن کلاسز اور قرآنیک سمر کیمپس وغیرہ باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ (ایضاً: ص ۵۴۔۵۵)

انجمن خدام القرآن اسلام آباد کا قیام ۱۹۸۰ء میں عمل میں آیا۔ (ایضاً: ص ۵۷) ۲۰۱۳ء میں راولپنڈی اور اسلام آباد دونوں جگہ ایک سالہ کورس کا آغاز کیا گیا۔ علاوہ ازیں چالیس روزہ فہم دین کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔ (ایضاً: ص ۵۸) انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے تحت شعور سکول سسٹم کا بھی آغاز کیا گیا۔ (ایضاً: ص ۶۱)

دعوت رجوع الی القرآن میں مرکزی انجمن کی خدمات

پاکستان میں دعوت رجوع الی القرآن کی علمی توسیع اور تحریکی پھیلاؤ میں مرکزی انجمن خدام القرآن کا کردار مسلم ہے۔ ذیل میں ہم انجمن کے کارہائے نمایاں میں سے چند ایک کا ذکر کر رہے ہیں:

حلقہ ہائے مطالعہ قرآن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام کے ساتھ ہی لاہور شہر میں معروف مقامات پر حلقہ ہائے مطالعہ قرآن قائم کیے گئے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''لاہور میں حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کہاں کہاں قائم رہے' اس کا کوئی ریکارڈ نہ تو محفوظ ہے' نہ ہی اس کی چنداں ضرورت ہے۔ یہ حلقے جیسے کہ آغاز میں عرض کیا گیا تھا' کرشن نگر سے شروع ہوئے۔ اور پھر دل محمد روڈ' سانده' ڈھولنوال' پنجاب یونیورسٹی اسٹاف کالونی' انجینئرنگ یونیورسٹی کے ہاسٹلز' ایم اے او کالج' میڈیکل کالج ہاسٹل کی مسجد... اور نمعلوم کہاں کہاں قائم رہے۔'' (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۱۷۲)

یہ حلقہ ہائے مطالعہ قرآنی ہفتہ وار' پندرہ روزہ اور ماہوار ہوا کرتے تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''ان میں سے بعض کے اجتماعات ہفتہ وار ہوتے تھے اور بعض کے پندرہ روزہ' چنانچہ جمعہ اور اتوار کے روز تو اکثر تین تین دروس یا خطاب ہو جاتے تھے! پھر ان میں سے اکثر میں تو مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب مکمل بیان ہوا۔ بعض میں اس کی بھی تلخیص ہی بیان ہو پائی۔'' (ایضاً: ص ۱۷۳)

البتہ مسجد خضراء سمن آباد اور مسجد شہداء مال روڈ دو مقامات پر ان دنوں منتخب دروس کے علاوہ مکمل قرآن مجید کے سلسلہ وار دروس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ (ایضاً: ص ۱۷۴) جناب محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے ان قرآنی حلقوں سے کیسے کیسے جذبے اور ولولے والے داعیانِ قرآن تیار ہو رہے تھے' اس کا ایک ہلکا سا اندازہ ان کے اس واقعے سے ہوتا ہے جو انہوں نے خود نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''ایک روز میں اسلام آباد ایئرپورٹ کے لاؤنج میں پرواز کی روانگی کے انتظار میں تھا کہ ایک عمدہ لباس میں ملبوس صاحب آ کر میری برابر والی نشست پر بیٹھ گئے' اور مجھ سے سوال کیا: 'آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟' میں نے عرض کیا کہ صورت تو کچھ شناسا سی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر انہوں نے تعارف کروایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سرکاری محکمے میں بہت اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اور بہت عرصہ قبل میرے مسجد خضراء سمن آباد کے درس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ پھر انہوں اپنا بریف کیس کھول کر مجھے منتخب نصاب کے ایک درس کے عربی متن کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں دکھائیں اور بتایا کہ میرا معمول ہے کہ جب میں کہیں سرکاری دورے پر

جاتا ہوں اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے بعد لوگوں کو جمع کر کے آپ کے مرتب کردہ نصاب کے اسباق کا درس دیتا ہوں۔ اور یہ سلسلہ میں نے کئی سال سے شروع کر رکھا ہے!'' (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر وپس منظر: ص۲۲)

اس وقت انجمن خدام القرآن لاہور اور اس کی ذیلی انجمنوں کے تحت ہزاروں حلقہ ہائے قرآنی پورے ملک میں قائم ہیں۔

دارالاشاعت الاسلامیہ کا قیام

دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے قائم کردہ پبلشنگ ہاؤس 'دار الاشاعت الاسلامیہ' کا بھی بہت اہم کردار رہا ہے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''دعوت رجوع الی القرآن اور تحریک تعلیم وتعلّمِ قرآن کے دورِ اوّل کا تیسرا اہم سنگِ میل 'دارالاشاعت الاسلامیہ لاہور' اور اس کا سلسلہ مطبوعات ہے۔ میرا یہ خالص نجی اشاعتی ادارہ اوائل ۱۹۶۶ء ہی میں قائم ہو گیا تھا۔ چنانچہ 'تحریک جماعت اسلامی' کا پہلا ایڈیشن بھی اسی کے زیر اہتمام اپریل ۶۶ء میں شائع ہوا۔ اور ماہنامہ 'میثاق' کا میرے زیر ادارت اجراء بھی اگست ۶۶ء میں اسی کے تحت ہوا۔'' (ایضاً: ص۱۷۹)

اس ادارے نے اُس وقت مولانا اصلاحیؒ کی کتابیں شائع کیں جبکہ لوگ مولانا کو بھول چکے تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''صورت واقعی یہ تھی کہ مولانا کو جماعت اسلامی سے علیحدہ ہوئے دس سال بیت چکے تھے اور چونکہ اس عرصے میں کوئی ادارہ یا نئی ہیئتِ تنظیمی قائم نہیں ہو سکی تھی لہٰذا ان کی تصانیف بالفعل 'نسیاً منسیاً' کی مصداق بن چکی تھیں۔ اور جب دارالاشاعت الاسلامیہ نے ان کی طباعت کا سلسلہ شروع کیا تو مولانا نے فرطِ جذبات میں یہ الفاظ فرمائے تھے: 'میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا ہے'۔'' (ایضاً: ص۱۸۱)

اور مولانا اصلاحیؒ کی تفسیر ''تدبر قرآن'' کی پہلی جلد جن حالات میں اس مکتبہ نے شائع کی' اس کے بارے ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں:

''واقعہ یہ ہوا تھا کہ مولانا نے اپنی ضروریات کے لیے وقتاً فوقتاً حکیم [عبدالرحیم اشرف] صاحب سے کچھ رقوم قرض لی تھیں' جن کی واپسی کی کوئی صورت ممکن نہیں ہو رہی تھی' ایک بار حکیم صاحب ملاقات کے لیے آئے تو مولانا نے تفسیر کی جلد اوّل کا تصحیح شدہ مسودہ ان کے سامنے رکھ دیا' گویا زبانِ حال سے کہہ رہے ہوں کہ ع 'یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر۔ اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر!' چنانچہ حکیم صاحب اسے لے تو گئے لیکن ان کی 'وہابیت' اس کی اشاعت میں حائل رہی' اور وقت اسی طرح گزرتا جا رہا تھا کہ میری لاہور منتقلی ہو گئی اور میں نے حکیم صاحب کی رقم ان کو ادا کر کے مسودہ حاصل کر لیا!'' (ایضاً: ص۱۸۱)

رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن

۱۹۸۴ء بمطابق ۱۴۰۴ھ میں قرآن اکیڈمی لاہور میں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تراویح کی

نماز کے ساتھ قرآن حکیم کو سمجھنے اور سمجھانے کا ایک منفرد سلسلہ شروع ہوا کہ جس میں ہر روز تراویح میں پڑھے جانے والے قرآن مجید کے سیپارے کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی جاتی تھی۔ اس عمل کو لوگوں میں خوب پذیرائی ملی اور اِس وقت مرکزی انجمن اور اس کی ذیلی انجمنوں کی نگرانی میں پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر تراویح کے ساتھ قرآن مجید کا مکمل ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی جاتی ہے۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۱۔۲۰۱۲ء مرتب محمود عالم میاں' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' ص ۵۶) دورۂ ترجمہ قرآن میں اوسطاً ساڑھے تین گھنٹے روزانہ کا 'بیان القرآن' اور لگ بھگ دو گھنٹے کی نماز تراویح ہوتی تھیں۔ ۱۹۸۸ء میں اس دورہ کی پہلی آڈیو ریکارڈنگ ہوئی۔ (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۲۴۰) سال ۲۰۱۲ء میں قرآن اکیڈمی میں دورۂ ترجمہ قرآن میں شرکاء کی تعداد ۴۰۰ سے ۵۰۰ تک تھی جن میں ایک صد کے قریب خواتین تھیں۔ (سالانہ رپورٹ ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۳ء' ص ۱۰) اس وقت بلاشبہ کراچی سے سرحد تک سینکڑوں مساجد' شادی ہالز اور گھروں میں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تراویح کے ساتھ قرآن مجید کے ترجمہ یا خلاصہ مضامین کے بیان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

سالانہ قرآن کانفرنسیں اور قرآنی محاضرات

۱۹۷۳ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے تحت سالانہ کانفرنسوں کا آغاز ہوا (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۲۱۵) جو تاحال جاری ہیں۔ ان کانفرنسوں اور محاضرات میں شامل ہونے والے اہلِ علم حضرات میں مولانا سید یوسف بنوری' مولانا شمس الحق افغانی' مولانا حافظ محمد گوندلوی' مولانا محمد چراغ' مولانا عبید اللہ انور' مولانا سید حامد میاں' مولانا سید منتخب الحق قادری' مولانا محمد مالک کاندھلوی' مولانا سعید احمد اکبر آبادی' ڈاکٹر منظور احسن عباسی' پروفیسر یوسف سلیم چشتی اور مولانا سید ابوبکر غزنوی ﷭ وغیرہ شامل ہیں۔ (ایضاً: ص ۲۱۶)

ان محاضرات میں مستقل تعاون کرنے والوں میں مولانا مفتی محمد حسین نعیمی' مولانا محمد طاسین' مولانا اخلاق حسین قاسمی' علامہ سید غلام شبیر بخاری' ڈاکٹر برہان احمد فاروقی' مولانا سعید الرحمٰن علوی' پروفیسر مرزا محمد منور' ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی' پروفیسر حافظ احمد یار' حافظ نذر احمد ﷭' مولانا محمد اسحاق بھٹی' مولانا عبد الرحمٰن مدنی' پروفیسر محمد اسلم' ڈاکٹر امان اللہ ملک اور ڈاکٹر خالد علوی شامل ہیں۔ (ایضاً: ص ۲۱۶۔۲۱۷)

قرآنی تربیت گاہیں

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام کے کل چار ماہ بعد ہی پہلی قرآنی تربیت گاہ کا انعقاد عمل میں آ گیا... بعد میں ہر سال یہ تربیت گاہیں ہوتی رہی ہیں۔ (ایضاً: ص ۲۲۲) پہلی دس روزہ تربیت گاہ ۱۳ سے ۲۲ اگست مسجد خضراء سمن آباد میں منعقد ہوئی۔ مستقلاً شرکاء کی تعداد چالیس سے پچاس تک تھی' جبکہ جزوی شرکت میں یہ تعداد پانچ صد سے تجاوز کر جاتی تھی۔ (دس سالہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن: ص ۲۴۔۲۵) اس تربیت گاہ میں قیام اللیل کا بھی اجتماعی اہتمام کیا گیا' جس میں آٹھ راتوں میں قاری عبد القادر صاحب نے پورا قرآن کریم ختم کرایا۔ (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۲۲۶)

قرآن کالج

۱۹۸۴ء میں قرآن کالج کے لیے اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن میں ایک قطعہ زمین خرید ا گیا اور ۱۹۸۹ء میں اس عمارت میں باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہوا۔(عوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۲۳۲)

۱۹۹۰ء میں ایف اے سال اوّل کے لیے داخلے کیے گئے۔ شروع میں داخلہ لینے والے طلبہ کو ایک اضافی سال میں عربی اور جامع دینی نصاب کی تعلیم بھی ساتھ ہی دی جاتی تھی۔(سالانہ رپورٹ برائے سال ۱۹۹۰ء مرتب سراج الحق سید، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ص ۸۔۹)

قرآن کالج کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ ایف اے، ایف ایس سی پاس طلبہ کو تین سال میں ایک جانب بی اے کے امتحان کی مناسب تیاری کروادی جائے اور دوسری طرف عربی صرف ونحو کی بنیاد کو پختہ کر کے پورے قرآن مجید کا ترجمہ مع مختصر تفسیر، مطالعہ قرآن مجید کا وہ منتخب نصاب تفصیلی تدریس کے انداز میں جو انجمن خدام القرآن کی تحریک کی اساس بنا ہے، اور حدیث نبوی کا مختصر انتخاب پڑھا دیا جائے تو تحریک رجوع الی القرآن کے مقاصد نہایت عمدگی اور سرعت سے حاصل ہوں گے۔(قرآن کالج اور قرآن آڈیٹوریم، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ص ۹)

اپریل ۲۰۰۸ء میں اس کالج کو بوجوہ بند کر دیا گیا (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۷۔۲۰۰۸ء مرتب محمود عالم میاں، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ص ۳۲۔۳۳) اور کالج کی عمارت میں 'کلیۃ القرآن' کا آغاز کیا گیا۔ اس دوران سینکڑوں طلبہ نے قرآن کالج سے گریجویشن مکمل کی اور وہ معاشرے میں مختلف عہدوں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے قرآنی فکر کو عام کر رہے ہیں۔

کلیۃ القرآن

قرآن کالج کی سرگرمیوں کو بند کر کے 'کلیۃ القرآن' کھولنے کے مقصد کو انجمن کی سالانہ رپورٹ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

> ''۲۸ ستمبر ۲۰۰۷ء کو مرکزی انجمن کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ نے یہ فیصلہ کیا کہ قرآن کالج میں جاری تعلیمی سرگرمیوں کو مختلف وجوہات کی بنا پر بند کر دیا جائے...... اس فیصلے کے بعد مرکزی انجمن کی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۳۰ اکتوبر ۲۰۰۷ء، ۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء اور ۱۲۷ پریل ۲۰۰۸ء میں قرآن کالج کی عمارت سے بہتر استفادے کی تجاویز پر غور و فکر کیا گیا۔ اس ضمن میں متعدد تجاویز زیر غور آئیں، جن میں سے مندرجہ ذیل دو تجاویز کو حتمی طور منظور کر لیا گیا۔ ۱۔ میٹرک یا ایف اے کے طلبہ کو داخلہ دیا جائے اور ان کو چھ یا آٹھ سال میں درس نظامی کے ساتھ میٹرک، ایف اے/بی اے اور ایم اے کروایا جائے۔ ۲۔ گریجوایٹس کو داخلہ دیا جائے اور انہیں چار سال میں درس نظامی کی طرز کا دینی کورس پڑھایا جائے اور ساتھ ہی ایم اے کی تیاری بھی کرائی جائے... متذکرہ بالا دو تعلیمی منصوبوں میں سے مقدم الذکر منصوبے پر عملی پیش رفت فوری طور پر کی گئی اور جولائی ۲۰۰۸ء میں بیان کردہ خطوط پر کلیۃ القرآن کے ایک نئے منصوبے کا آغاز کیا گیا، جس میں پختہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم کا اہتمام بھی کیا گیا

ہے۔ دینی تعلیم کے ضمن میں ان شاء اللہ مکمل درس نظامی (آٹھ سالہ کورس) مع تخصص فی علوم القرآن کروایا جائے گا اور اس کے ساتھ میٹرک' ایف اے اور بی اے کی تعلیم دی جائے گی۔ مزید برآں ایم اے عربی/اسلامیات کے امتحان کی تیاری میں مکمل رہنمائی دی جائے گی۔ ان شاء اللہ!'' (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۸۔۲۰۰۹ء' مرتب محمود عالم میاں' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' ص ۱۸۔۱۹)

۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء کی رپورٹ کے مطابق کلیۃ القرآن کے طلبہ کی مجموعی تعداد ۱۰۵ ہے اور درس نظامی میں درجہ اولیٰ سے درجہ سادسہ جبکہ اسکول میں میٹرک سے بی اے تک کلاسز جاری ہیں۔ کلیۃ القرآن کا الحاق درجہ سادسہ تک وفاق المدارس العربیۃ سے ۲۰۱۶ء تک کے لیے ہے۔ درسِ نظامی کا نصاب بھی وہی مقرر کیا گیا ہے جو وفاق المدارس العربیۃ کا ہے۔ اسی رپورٹ کے مطابق امسال ثانویہ عامہ کا رزلٹ ۸۳ فی صد جبکہ ثانویہ خاصہ کا ۹۲ فی صد رہا۔ اسی طرح میٹرک کا رزلٹ ۸۰ فی صد اور ایف اے کا ۶۶ فی صد رہا ہے۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء' ص ۲۷۔۲۹)

قرآن اکیڈمی

قرآن اکیڈمی کا تصور ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اپنے کتابچے 'اسلام کی نشاۃ ثانیہ: کرنے کا اصل کام' میں پیش کیا اور اسی کے مطابق اس کا سنگ بنیاد ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو رکھا گیا۔ اس موقع پر دیگر حضرات کے علاوہ مولانا امین احسن اصلاحیؒ بھی موجود تھے جنہوں نے ان مقاصد میں کامیابی کی دعا فرمائی جن کے لیے اکیڈمی کا قیام عمل میں آ رہا تھا۔ (دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر: ص ۲۲۷)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ اپنی کتاب میں 'کرنے کا اصل کام' کے عنوان سے قرآن اکیڈمی کے قیام کے مقصد کو یوں بیان کرتے ہیں:

''دوسرے یہ کہ ایک قرآن اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا جائے جو ایک طرف علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا بندوبست کرے تاکہ قرآن کا نور عام ہو اور اس کی عظمت لوگوں پر آشکارا ہو اور دوسری طرف ایسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرے جو بیک وقت علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہوں اور قرآن کے علم و حکمت سے بھی براہ راست آگاہ ہوں' تاکہ متذکرہ بالا علمی کاموں کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔ علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا اہم ترین نتیجہ یہ نکلے گا کہ عام لوگوں کی توجہات قرآن حکیم کی طرف مرکوز ہوں گی' ذہنوں پر اس کی عظمت کا نقش قائم ہوگا' دلوں میں اس کی محبت جاگزیں ہوگی اور اس کی جانب ایک عام التفات پیدا ہوگا۔ نتیجتاً بہت سے ذہین اور اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والے نوجوان بھی اس سے متعارف ہوں گے اور کوئی وجہ نہیں کہ ان میں سے ایک اچھی بھلی تعداد ایسے نوجوانوں کی نہ نکل آئے جو اس کی قدر و قیمت سے اس درجہ آگاہ ہو جائیں کہ پوری زندگی کو اس کے علم و حکمت کی تحصیل اور نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دیں۔ ایسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اکیڈمی کا اصل کام ہوگا' اور اس کے لیے ضروری ہوگا کہ ان کو پختہ بنیادوں پر عربی کی تعلیم دی جائے' یہاں تک کہ ان میں زبان کا گہرا فہم اور اس کے ادب کا ستھرا ذوق پیدا ہو جائے۔ پھر انہیں پورا قرآن حکیم سبقاً سبقاً پڑھایا جائے' اور ساتھ ہی حدیث

نبوی ﷺ فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم دی جائے۔ پھر ان میں سے جو لوگ فلسفہ والٰہیات کا ذوق رکھنے والے ہوں گے' ان کے لیے ممکن ہوگا کہ وہ قرآن حکیم کی روشنی میں جدید فلسفیانہ رجحانات پر مدلل تنقید کریں اور جدید علم الکلام کی بنیاد رکھیں۔ اور جو عمرانیات کے مختلف شعبوں کا ذوق رکھنے والے ہوں گے ان کے لیے ممکن ہوگا کہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں کے لیے اسلام کی رہنمائی وہدایت کو اعلیٰ علمی سطح پر پیش کر سکیں۔''

(اسرار احمد' ڈاکٹر' اسلام کی نشاۃ ثانیہ: کرنے کا اصل کام' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' ص ۲۶۔۲۷)

قرآن اکیڈمی کا اکیڈمک ونگ چار شعبوں پر مشتمل ہے: شعبہ مطبوعات' شعبہ تحقیق اسلامی' شعبہ تدریس اور شعبہ انگریزی (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۵۔۲۰۰۶ء' مرتب خالد محمود خضر' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' ص ۹) شعبہ مطبوعات کے تحت تین ذیلی سیکشن کام کرتے ہیں: ۱۔تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید سیکشن۔ ۲۔کمپوزنگ سیکشن۔ ۳۔پرنٹنگ سیکشن (ایضاً: ص ۱۰) تین مجلّات ماہنامہ میثاق' سہ ماہی حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت بھی اسی شعبہ کے تحت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں انجمن کی جملہ کتب کی اشاعت کی ذمہ داری بھی اسی شعبہ کی ہے۔ شعبہ مطبوعات کے تحت تقریباً ایک صد کتب بھی شائع کی گئیں ہیں۔ اکثر کتب ایسی ہیں کہ جن کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۲۰۰۴ء میں شعبہ تحقیق اسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۴۔۲۰۰۵' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' ص ۱۷) مجلّات یعنی حکمت قرآن' میثاق اور ندائے خلافت کے لیے علمی' تحریکی' دعوتی اور تحقیقی مضامین کی تیاری' ان کا انتخاب اور جانچ پڑتال کا کام شعبہ تحقیق کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔ علاوہ ازیں معاشی' معاشرتی' سیاسی' دعوتی اور تحریکی زندگی سے متعلق شرعی رہنمائی کا کام بھی شعبہ تحقیق سے وابستہ اہل علم کے ذمہ ہوتا ہے۔ قرآن اکیڈمی کی لائبریری کا انتظام' جو کہ تقریباً ۱۲ ہزار کتب پر مشتمل ہے' بھی شعبہ تحقیق کے تحت داخل ہے۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء' ص ۱۹)

شعبہ تدریس کے تحت ایک سالہ اور دو سالہ رجوع الی القرآن کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء کے سیشن میں ۳۳ مرد اور ۲۳ خواتین نے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس مکمل کیا جبکہ اسی سیشن میں دو سالہ رجوع الی القرآن مکمل کرنے والے طلبہ کی تعداد ۱۲ تھی۔ (ایضاً: ص ۲۰) اس کورس کو جاری ہوئے بھی ربع صدی ہونے کو ہے اور ان کورسز سے بلاشبہ سینکڑوں ایسے داعیانِ قرآن پیدا ہوئے جو تعلیم وتعلّمِ قرآن مجید کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ کے تحت شام کے اوقات میں بھی فہم دین کورسز سارا سال جاری رہتے ہیں۔ شعبہ انگریزی کے تحت انجمن خدام القرآن کے قرآنی لٹریچر کو انگریزی زبان میں منتقل کیا جاتا ہے۔

قرآن اکیڈمی لاہور کی طرز پر کراچی' جھنگ' ملتان' فیصل آباد' راولپنڈی اور پشاور میں بھی قرآن اکیڈمیاں قائم کی گئیں جو قرآن مجید کی نشر واشاعت اور تعلیم وتعلّم کا فریضہ بحسن وخوبی سرانجام دے رہی ہیں۔

تحریکی وتحقیقی مجلّات کی اشاعت

ماہنامہ 'میثاق' کا پہلی بار اجراء مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی ادارت میں جون ۱۹۵۹ء میں ہوا۔ بعد ازاں

اس کی اشاعت میں مولانا کی طرف سے تعطل آ گیا تو انہوں نے یہ مجلّہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو دے دیا۔ ۱۹۶۶ء سے یہ مجلّہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا اور ۱۹۷۳ء میں اس مجلّہ نے مرکزی انجمن خدام القرآن کے ایک آرگن کی حیثیت اختیار کر لی۔ مئی ۱۹۸۲ء میں یہ مجلّہ تنظیم اسلامی کی تحویل میں دے دیا گیا اور ماہنامہ 'حکمت قرآن' انجمن کے زیر اہتمام شائع ہوا اور انجمن کا ترجمان قرار پایا۔

ماہنامہ 'حکمت قرآن' ڈاکٹر رفیع الدینؒ کی ادارت میں شائع ہونے والا ایک مجلّہ تھا' جو اُن کے انتقال کے بعد بند ہو گیا تھا۔ بعد ازاں اس مجلّہ کی اشاعتی کمیٹی 'آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس' نے یہ مجلّہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے حوالے کر دیا اور مئی ۱۹۸۳ء سے یہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے ایک آرگن کی حیثیت سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔ (دس سالہ رپورٹ' ص ۴۳۔۴۷) مرکزی انجمن خدام القرآن کی مجلس شوریٰ کے ایک فیصلے کے مطابق جنوری ۲۰۰۸ء سے اس مجلّہ کو سہ ماہی بنا دیا گیا۔

ہفت روزہ 'ندا' کا آغاز ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بھائی اقتدار احمدؒ نے مارچ ۱۹۸۸ء میں کیا۔ جنوری ۱۹۹۱ء سے یہ ہفت روزہ 'ندائے خلافت' کے نام سے تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمی کے شعبہ مطبوعات کے تحت شائع ہو رہا ہے۔ (عارف رشید' ڈاکٹر' ۲۵ سالہ رپورٹ' ماہنامہ حکمت قرآن' نومبر ۱۹۹۷ء' جلد ۱۶' شمارہ ۱۱' ص ۸۱)

خط و کتابت کورسز

شعبہ خط و کتابت کورسز کا آغاز جنوری ۱۹۸۸ء میں کیا گیا۔ اس کے تحت جاری ہونے والے اوّلین کورس کا نام 'قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس' ہے۔ ۱۹۹۰ء میں عربی گرامر کا کورس بھی شروع کیا گیا اور ۱۹۹۶ء میں ترجمہ قرآن مجید کورس کا آغاز کیا گیا۔ (ایضاً: ص ۳۰) اس کورس کا مقصد گھر بیٹھے قرآن فہمی یا عربی سیکھنے کی سہولت میسر کرنا تھا۔ اس شعبہ کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس' عربی گرامر کورس اور ترجمہ قرآن مجید کورس کروائے جاتے ہیں۔

قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس میں ۴۳۲۱ طلبہ نے داخلہ لیا جبکہ تقریباً ۶۰۰ نے اسے مکمل کیا۔ عربی گرامر کورس میں ۳۷۹۹ طلبہ نے داخلہ لیا اور اب تک تقریباً ۶۰۰ مکمل کر چکے ہیں۔ ترجمہ قرآن کورس میں حصہ لینے والوں کی تعداد ۲۸۷۹ ہے' جبکہ مکمل کرنے والے ۳۰۲ طالب علم ہیں۔ (سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۱۲۔۲۰۱۳ء' ص ۳۴۔۳۵) یہ کورسز اب آن لائن بھی جلد ہی شروع کیے جا رہے ہیں اور اس مقصد کے لیے ایک ویب سائیٹ ڈیزائن کی جا رہی ہے۔

شعبہ سمع و بصر

شعبہ سمع و بصر مرکزی انجمن خدام القرآن کا ایک اہم شعبہ ہے جو کئی ایک ذمہ داریاں سرانجام دیتا ہے' جن میں اہم تر قرآن کی دعوتی فکر اور لٹریچر کی آڈیوز اور ویڈیوز کی تیاری ہے۔ ذیل میں ہم ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۵ء کے دوران اس شعبہ کے تحت تیار ہونے والی قرآنی فکر پر مشتمل آڈیوز اور ویڈیوز کی تعداد نقل کر رہے ہیں جس سے یہ احساس بخوبی پیدا ہوتا ہے کہ دعوت رجوع الی القرآن کو عام کرنے میں اس ذریعہ سے مرکزی انجمن خدام

القرآن نے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔

	۲۰۰۱_۲۰۰۲ء	۲۰۰۲_۲۰۰۳ء	۲۰۰۳_۲۰۰۴ء	۲۰۰۴_۲۰۰۵ء	۲۰۰۵_۲۰۰۶ء
آڈیوکیسٹس	۲۱,۶۰۵	۲۰,۵۰۰	۲۴,۰۴۶	۳۶,۱۴۶	۱۷,۷۷۱
ویڈیوکیسٹس	۳,۴۵۰	۱,۴۵۰	۲,۶۰۵	۲,۲۳۳	۴۰۳
سی ڈیز	۱۰,۸۲۲	۲۸,۴۷۶	۷۵,۰۲۶	۱۶۰,۹۲۸	۱۵۲,۲۹۷
ڈی وی ڈیز	—	—	—	۱۹,۹۹۰	۳۹,۵۶۷

(سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۵_۲۰۰۶ء مرتب خالد محمود خضر' مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور' ص ۲۳)

قرآن حکیم کی دعوتی فکر کو عام کرنے کے مختلف ٹی وی چینلز کو پروگرام تیار کر کے فراہم کرنا بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ لاہور کی سطح پر K چینل کے نام سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ' ڈاکٹر ذاکر نائیک اور احمد دیداتؒ کی تقاریر نشر کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اسی طرح Q tv اور Peace tv اور یورپ میں Prime tv پر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی نشر ہونے والی جملہ ریکارڈنگز بھی شعبہ سمع و بصر ہی فراہم کر رہا ہے۔ (ایضاً: ص ۲۷)

تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org کا انتظام و انصرام بھی اسی شعبہ کے پاس ہے۔ یہ اگرچہ تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ ہے' جو خلافت کے قیام کی اجتماعی جدوجہد کے لیے قائم کی جانے والی ایک اسلامی تحریک ہے اور اس کے بانی بھی ڈاکٹر اسرار احمدؒ ہیں' لیکن اس پر مرکزی انجمن خدام القرآن کی شائع شدہ جملہ کتب اور نشر کردہ آڈیو اور ویڈیو لیکچرز موجود ہیں جو وقتاً فوقتاً اپ لوڈ اور اپ ڈیٹ بھی کیے جاتے ہیں۔ البتہ اس بات کی کمی محسوس ہوتی ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن جیسے بڑے ادارے کی کوئی علیحدہ سے ویب سائیٹ موجود نہیں ہے جہاں اس کی تاریخ' دستور' اراکین کا تعارف' سالانہ رپورٹس' جملہ لٹریچر اور سرگرمیوں کا بھرپور تعارف موجود ہو۔

مقالہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
اسسٹنٹ پروفیسر' ہیومینیٹیز ڈیپارٹمنٹ' کامساٹس انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی' لاہور
Email: mzubair@ciitlahore.edu.pk

جہاد فی سبیل اللہ
اصل حقیقت' اہمیت و لزوم اور مراحل و مدارج
بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جامع خطاب